السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی میت کو مغفور و مرحوم کہنا جائز نہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آج کل بعض لوگوں کی وفات کے بارے میں اخبارات میں بہت کثرت سے اعلانات شائع کرائے جاتے اور فوت شدگان کے اعزہ واقارب سے تعزیت کے پیغامات بھی بڑی کثرت سے طبع کرائے جاتے ہیں اور اس طرح کے اعلانات و پیغامات میں میت کے نام کے ساتھ مغفور یا مرحوم یا اس کے مشابہ کچھ ایسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یقینی طور پر جنتی ہے، حالانکہ جسے احکام و عقائد اسلام کا ادنیٰ سا بھی علم ہو وہ جانتا ہے کہ یہ ان امور میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کے بغیر متعین طور پر کسی کو جنتی یا جہنمی کہنا جائز نہیں۔ کتاب اللہ سے مثال جیسے ابولہب کو جہنمی کہا گیا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثال جیسے عشرہ بشرہ کو جنتی قرار دیا گیا۔ کسی کو مغفور یا مرحوم کہنے کے بھی یہی معنی ہیں کہ ہم اس کے جنتی ہونے کی شہادت دیتے ہیں، لہذا مغفور و مرحوم کے الفاظ کے بجائے یہ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں کہ "غفر اللہ لہ" ''اللہ اسے معاف فرمادے۔'' یا "رحمہ اللہ" ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے'' یا اس طرح کے دیگر دعائیہ کلمات میت کے لیے استعمال کئے جائیں۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ92

محدث فتویٰ